میں پل دو پل کا شاعر ہوں

ساحر گیت

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

میں پل دو پل کا شاعر ہوں
پل دو پل میری کہانی ہے

پل دو پل میری ہستی ہے
پل دو پل میری جوانی ہے

مجھ سے پہلے کتنے شاعر
آئے اور آ کر چلے گئے

کچھ آہیں بھر کر لوٹ گئے
کچھ نغمے گا کر چلے گئے

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

وہ بھی اِک پَل کا قصّہ تھے
میں بھی اِک پَل کا قصّہ ہوں

کل تم سے جدا ہو جاؤں گا
جو آج تمہارا حصّہ ہوں

میں پَل دو پَل کا شاعر ہوں

کل اور آئیں گے نغموں کی
کِھلتی کلیاں چُننے والے

مجھ سے بہتر کہنے والے
تم سے بہتر سُننے والے

© Copyright www.nayaab.net 2005 سال انٹرنیٹ ایڈیشن دوم ﴿انتخاب از کلیات ساحر لدھیانوی﴾

کل مجھ کو کوئی یاد کرے
کیوں مجھ کو کوئی یاد کرے

مصروف زمانہ میرے لیے
کیوں وقت اپنا برباد کرے

میں پل دو پل کا شاعر ہوں
پل دو پل میری جوانی ہے

© Copyright www.nayaab.net

کبھی کبھی میرے دل میں خیال آتا ہے
کہ جیسے تجھ کو بنایا گیا ہے میرے لیے

تو اب سے پہلے ستاروں میں بس رہی تھی کہیں
تجھے زمیں پہ بلایا گیا ہے میرے لیے

کبھی کبھی میرے دل میں خیال آتا ہے

کہ یہ بدلتی نگاہیں میری امانت ہیں
یہ گیسوؤں کی گھنی چھاؤں ہیں میری خاطر

یہ ہونٹ اور یہ بانہیں میری امانت ہیں
کبھی کبھی میرے دل میں خیال آتا ہے

کہ جیسے بجتی ہیں شہنائیاں سی راہوں میں
سہاگ رات ہے گھونگھٹ اٹھا رہا ہوں میں

سمٹ رہی ہے تو شرما کے اپنی بانہوں میں
کبھی کبھی میرے دل میں خیال آتا ہے

کہ جیسے تو مجھے چاہے گی عمر بھر یوں ہی
کہ اٹھے گی مری طرف پیار کی نظر یوں ہی

میں جانتا ہوں کہ تو غیر ہے مگر یوں ہی
کبھی کبھی میرے دل میں خیال آتا ہے

CyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

☆

تم نہ جانے کس جہاں میں کھو گئے
ہم بھری دنیا میں تنہا ہو گئے

موت بھی آتی نہیں
آس بھی جاتی نہیں

دل کو یہ کیا ہوا
کوئی شے بھاتی نہیں

ایک جان اور لاکھ غم
گھٹ کے رہ جائے نہ دم

سال 2005 www.nayaab.net Copyright ©

آؤ تم کو دیکھ لیں!
ذوقِ نظروں سے ہم

تم نہ جانے کس جہاں میں کھو گئے
ہم بھری دنیا میں تنہا ہو گئے

☆

میں نے چاند اور ستاروں کی تمنا کی تھی
مجھ کو راتوں کی سیاہی کے سوا کچھ نہ ملا

میں وہ نغمہ ہوں جسے پیار کی محفل نہ ملی
وہ مسافر ہوں جسے کوئی بھی منزل نہ ملی

زخم پائے ہیں بہاروں کی تمنا کی تھی
میں چاند اور ستاروں کی تمنا کی تھی

کسی گیسو کسی آنچل کا سہارا ہی نہیں!
راستے میں کوئی دھندلا سا ستارا ہی نہیں

© Copyright www.nayaab.net 2005 سال انٹرنیٹ ایڈیشن دوم ﴿انتخاب از کلیات ساحر لدھیانوی﴾

میری نظروں نے نظاروں کی تمنا کی تھی
میں نے چاند اور ستاروں کی تمنا کی تھی

دل میں ناکام امیدوں کے بسیرے پائے
روشنی لینے کو نکلا تو اندھیرے پائے

رنگ اور نور کے دھاروں کی تمنا کی تھی
میں نے چاند اور ستاروں کی تمنا کی تھی

☆

جیون کے سفر میں راہی، ملتے ہیں بچھڑ جانے کو
اور دے جاتے ہیں یادیں تنہائی میں تڑپانے کو

رو رو کے اِنہیں راہوں میں کھونا پڑا اک اپنے کو
ہنس ہنس کے انہی راہوں میں اپنایا تھا بیگانے کو

اب ساتھ نہ گزریں گے ہم، لیکن یہ فضا وادی کی
دہراتی رہے گی برسوں بھولے ہوئے افسانے کو

تم اپنی نئی دنیا میں کھو جاؤ پرائے بن کر
جی پائے تو ہم جی لیں گے، مرنے کی سزا پانے کو

☆

زندگی بھر نہیں بھولے گی وہ برسات کی رات
ایک انجان حسینہ سے ملاقات کی رات

ہائے وہ ریشمی زلفوں سے برستا پانی
پھول سے گالوں پہ رُکنے کو ترستا پانی

دل میں طوفان اٹھاتے ہوئے جذبات کی رات
زندگی بھر نہیں بھولے گی وہ برسات کی رات

ڈر کے بجلی سے اچانک وہ لپٹنا اس کا
اور پھر شرم سے بل کھا کے سمٹنا اس کا

© Copyright www.nayaab.net

کبھی دیکھی نہ سنی ایسی طلسمات کی رات
زندگی بھر نہیں بھولے گی وہ برسات کی رات

سرخ آنچل کو دبا کر جو نچوڑا اس نے
دل پہ جلتا ہوا اک تیر سا چھوڑا اس نے
آگ پانی میں لگاتے ہوئے حالات کی رات
زندگی بھر نہیں بھولے گی وہ برسات کی رات

میرے نغموں میں جو بستی ہے وہ تصویر تھی وہ
نوجوانی کے حسیں خواب کی تعبیر تھی وہ

آسمانوں سے اتر آئی تھی جو رات کی رات
زندگی بھر نہیں بھولے گی وہ برسات کی رات

☆

مجھے گلے سے لگا لو بہت اداس ہوں میں
غمِ جہاں سے چھڑا لو بہت اداس ہوں میں

یہ انتظار کا دکھ اب سہا نہیں جاتا
تڑپ رہی ہے محبت رہا نہیں جاتا
تم اپنے پاس بلا لو بہت اداس ہوں میں

ہر اک سانس میں ملنے کی پیاس پلتی ہے
سلگ رہا ہے بدن اور روح جلتی ہے
بچا سکو تو بچا لو بہت اداس ہوں میں

بھٹک چکی ہوں بہت زندگی کی راہوں میں

مجھے اب آ کے چھپالو بہت اداس ہوں میں
مرا سوال نہ ٹالو بہت اداس ہوں میں

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

☆

انہیں کھو کر دُکھے دل کی دعا سے اور کیا مانگوں!
میں حیراں ہوں کہ آج اپنی وفا سے اور کیا مانگوں

گریباں چاک ہے، آنکھوں میں آنسو لب پہ آہیں ہیں
یہ کافی ہے دنیا کی ہوا سے اور کیا مانگوں

مرے بربادیوں کی داستان ان تک پہنچ جائے
سوا اس کے محبت کے خدا سے اور کیا مانگوں

☆

جائیں تو جائیں کہاں

سمجھے گا کون یہاں، درد بھرے دل کی زباں

جائیں تو جائیں کہاں

مایوسیوں کا مجمع ہے جی میں
کیا رہ گیا ہے اس زندگی میں

روح میں غم، دل میں دھواں

جائیں تو جائیں کہاں

ان کا بھی غم ہے اپنا بھی غم ہے
اب دل کے بچنے کی امید کم ہے

ایک کشتی سو طوفاں

جائیں تو جائیں کہاں

© Copyright www.nayaab.net 2005 سال ﴿انتخاب از کلیاتِ ساحر لدھیانوی﴾ انٹرنیٹ ایڈیشن دوم

☆

نغمہ و شعر کی سوغات کسے پیش کروں
یہ چھلکتے ہوئے جذبات کسے پیش کروں

شوخ آنکھوں کے اجالوں کو لٹاؤں کس پر
مست زلفوں کی سیہ رات کسے پیش کروں

گرم سانسوں میں چھپے راز بتاؤں کس کو
نرم ہونٹوں میں دبی بات کسے پیش کروں

کوئی ہمراز تو پاؤں کوئی ہم دم تو ملے
دل کی دھڑکن کے اشارات کسے پیش کروں

☆

اپنا دل پیش کروں، اپنی وفا پیش کروں
کچھ سمجھ میں نہیں آتا تجھے کیا پیش کروں

تیرے ملنے کی خوشی میں کوئی نغمہ چھیڑوں
یا ترے دردِ جدائی کا گلہ پیش کروں

میرے خوابوں میں بھی تو، میرے خیالوں میں بھی تو
کون سی چیز تجھے تجھ سے جدا پیش کروں

جو ترے دل کو لبھائے وہ ادا مجھ میں نہیں
کیوں نہ تجھ کو کوئی تیری ہی ادا پیش کروں

☆

مجھے گلے سے لگا لو بہت اُداس ہوں میں
غمِ جہاں سے چھڑا لو بہت اُداس ہوں میں

یہ انتظار کا دُکھ اب سہا نہیں جاتا
تڑپ رہی ہے محبت رہا نہیں جاتا
تم اپنے پاس بلا لو بہت اُداس ہوں میں

ہر اک سانس میں ملنے کی پیاس پلتی ہے
سلگ رہا ہے بدن اور روح جلتی ہے
بچا سکو تو بچا لو بہت اُداس ہوں میں

بھٹک چکی ہوں بہت زندگی کی راہوں میں

© Copyright www.nayaab.net 2005سال انٹرنیٹ ایڈیشن دوم ﴿انتخاب از کلیات ساحر لدھیانوی﴾

مجھے اب آ کے چھپا لو بہت اُداس ہوں میں

مرا سوال نہ نالو بہت اُداس ہوں میں

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

☆

پربتوں کے پیڑوں پر شام کا بسیرا ہے
سرمئی اُجالا ہے ، چمپئی اندھیرا ہے

دونوں وقت ملتے ہیں دو دلوں کی صورت میں
آسماں نے خوش ہو کر رنگ سا بکھیرا ہے

ٹھہرے ٹھہرے پانی میں گیت سرسراتے ہیں
بھیگے بھیگے جھونکوں میں خوشبوؤں کا ڈیرا ہے

کیوں نہ جذب ہو جائیں اس حسیں نظارے میں
روشنی کا جھرمٹ ہے ، مستیوں کا گھیرا ہے

© Copyright

یہ زلف اگر کھل کے بکھر جائے تو اچھا
اس رات کی تقدیر سنور جائے تو اچھا

جس طرح سے تھوڑی سی ترے ساتھ کٹی ہے
باقی بھی اسی طرح گزر جائے تو اچھا

دنیا کی نگاہوں میں برا کیا ہے بھلا کیا
یہ بوجھ اگر دل سے اتر جائے تو اچھا

ویسے تو تمہیں نے مجھے برباد کیا ہے
الزام کسی اور کے سر جائے تو اچھا

© Copyright www.nayaab.net 2005 سال انٹرنیٹ ایڈیشن دوم «انتخاب از کلیات ساحر لدھیانوی»

☆

رات بھی ہے کچھ بھیگی بھیگی
چاند بھی ہے کچھ مدھم مدھم

تم آؤ تو آنکھیں کھولے
سوئی ہوئی پائل کی چھم چھم!

کس کو بتائیں کیسے بتائیں
آج عجب ہے دل کا عالم

چین بھی ہے کچھ ہلکا ہلکا
درد بھی ہے کچھ مدھم مدھم

© Copyright www.nayaab.net 2005 سال ﴿انتخاب از کلیات ساحر لدھیانوی﴾ انٹرنیٹ ایڈیشن دوم

☆

جو بات تجھ میں ہے، تری تصویر میں نہیں

رنگوں میں تیرا عکس ڈھلا تو نہ ڈھل سکی
سانسوں کی آنچ جسم کی خوشبو نہ ڈھل سکی
تجھ میں جو لوچ ہے مری تحریر میں نہیں

بے جان حسن میں کہاں رفتار کی ادا
انکار کی ادا ہے نہ اقرار کی ادا
کوئی لچک بھی زلفِ گرہ گیر میں نہیں

دنیا میں کوئی چیز نہیں ہے تیری طرح
پھر ایک بار سامنے آ جا کسی طرح

کیا اور اک جھلک مری تقدیر میں نہیں

☆

تم اگر مجھ کو نہ چاہو تو کوئی بات نہیں
تم کسی اور کو چاہو گی تو مشکل ہو گی

اب اگر میل نہیں ہے تو جدائی بھی نہیں
بات توڑی بھی نہیں تم نے بنائی بھی نہیں

یہ سہارا بھی بہت ہے مرے جینے کے لئے
تم اگر میری نہیں ہو تو پرائی بھی نہیں

میرے دل کو نہ سراہو تو کوئی بات نہیں
غیر کے دل کو سراہو گی تو مشکل ہو گی

تم حسیں ہو تمہیں سب پیار ہی کرتے ہونگے
میں جو مرتا ہوں تو کیا اور بھی مرتے ہونگے

سب کی آنکھوں میں اسی شوق کا طوفان ہو گا
سب کے سینے میں یہی درد ابھرتے ہوں گے

میرے غم میں نہ کراہو تو کوئی بات نہیں!
اور کے غم میں کراہو گی تو مشکل ہو گی

پھول کی طرح ہنسو سب کی نگاہوں میں رہو
اپنی معصوم جوانی کی پناہوں میں رہو

مجھ کو وہ دن نہ دکھانا تمہیں اپنی ہی قسم
میں ترستا رہوں تم غیر کی بانہوں میں رہو

© Copyright www.nayaab.net

تم جو مجھ سے نہ نباہو تو کوئی بات نہیں
کسی دشمن سے نباہو گی تو مشکل ہو گی

تم اگر مجھ کو نہ چاہو تو کوئی بات نہیں
تم کسی اور کو چاہو گی تو مشکل ہو گی

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

© Copyright www.nayaab.net 2005 سال انٹرنیٹ ایڈیشن دوم ﴿انتخاب از کلیات ساحر لدھیانوی﴾

☆

تپتے دل پر یوں گرتی ہے
تیری نظر سے پیار کی شبنم

جلتے ہوئے جنگل پر جیسے
برکھا برسے رک رک تھم تھم

ہوش میں تھوڑی بیہوشی ہے
بے ہوشی میں ہوش ہے کم کم

تجھ کو پانے کی کوشش میں
دونوں جہاں سے کھوئے گئے ہم

☆

یہ وادیاں، یہ فضائیں بلا رہی ہیں تمہیں
خموشیوں کی صدائیں بلا رہی ہیں تمہیں

ترس رہے ہیں جواں پھول ہونٹ چھونے کو
مچل مچل کے ہوائیں بلا رہی ہیں تمہیں!

تمہاری زلفوں سے خوشبو کی بھٹک لینے کو
جھکی جھکی سی گھٹائیں بلا رہی ہیں تمہیں

حسین چمپئی پیروں کو جب سے دیکھا ہے
ندی کی مست ادائیں بلا رہی ہیں تمہیں

© Copyright www.nayaab.net 2005سال انٹرنیٹ ایڈیشن دوم ﴿انتخاب ازکلیاتِ ساحر لدھیانوی﴾

مرا کہا نہ سنو، ان کی بات تو سن لو
ہر ایک دل کی دعائیں بلا رہی ہیں تمہیں

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

☆

تم چلی جاؤ گی ، پرچھائیاں رہ جائیں گی
کچھ نہ کچھ حسن کی رعنائیاں رہ جائیں گی

تم کہ اس جھیل کے ساحل پہ ملی ہو مجھ سے
جب بھی دیکھوں گا یہیں مجھ کو نظر آؤ گی

یاد مٹتی ہے نہ منظر کوئی مٹ سکتا ہے
دور جا کر بھی تم اپنے کو یہیں پاؤ گی

گھل کے رہ جائے گی جھونکوں میں بدن کی خوشبو
زلف کا عکس گھٹاؤں میں رہے گا صدیوں

﴿انتخاب از کلیات ساحر لدھیانوی﴾ انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال 2005 www.nayaab.net Copyright ©

پھول چپکے سے چرا لیں گے لبوں کی سرخی
یہ جواں حسن فضاؤں میں رہے گا صدیوں

اس دھڑکتی ہوئی شاداب و حسیں وادی میں
یہ نہ سمجھو کہ ذرا دیر کا قصہ ہو تم

اب ہمیشہ کے لیے میرے مقدر کی طرح
ان نظاروں کے مقدر کا بھی حصہ ہو تم

تم چلی جاؤ گی پرچھائیاں رہ جائیں گی!
کچھ نہ کچھ حسن کی رعنائیاں رہ جائیں گی

© Copyright www.nayaab.net 2005 سال انٹرنیٹ ایڈیشن دوم «انتخاب از کلیاتِ ساحر لدھیانوی»

☆

اشکوں میں جو پایا ہے، وہ گیتوں میں دیا ہے
اس پر بھی سنا ہے کہ زمانے کو گلا ہے

جو تار سے نکلی ہے، وہ دھن سب نے سنی ہے
جو ساز پہ گزری ہے ، وہ کس دل کو پتہ ہے

ہم پھول ہیں، اوروں کے لیے لائے ہیں خوشبو
اپنے لیے لے دے کے بس اک داغ ملا ہے

Iqbal Cyber Library.Net All rights reserved. ©2002-2006

☆

یہ محلوں یہ تختوں یہ تاجوں کی دنیا
یہ انساں کے دشمن سماجوں کی دنیا
یہ دولت کے بھوکے رواجوں کی دنیا
یہ دنیا اگر مل بھی جائے تو کیا ہے

ہر اک جسم گھائل ہر اک روح پیاسی
نگاہوں میں الجھن دلوں میں اداسی
یہ دنیا ہے یا عالمِ بدحواسی
یہ دنیا اگر مل بھی جائے تو کیا ہے

یہاں اک کھلونا ہے انساں کی ہستی
یہ بستی ہے مردہ پرستوں کی بستی!
یہاں پر تو جیون سے ہے موت سستی

یہ دنیا اگر مل بھی جائے تو کیا ہے

جوانی بھٹکتی ہے بدکار بن کر
جواں جسم سجتے ہیں بازار بن کر
یہاں پیار ہوتا ہے بیوپار بن کر

یہ دنیا اگر مل بھی جائے تو کیا ہے

جلا دو اسے پھونک ڈالو یہ دنیا
مرے سامنے سے ہٹا لو یہ دنیا
تمہاری ہے تم ہی سنبھالو یہ دنیا

یہ دنیا اگر مل بھی جائے تو کیا ہے

☆

جرم الفت پہ ہمیں لوگ سزا دیتے ہیں
کیسے نادان ہیں شعلوں کو ہوا دیتے ہیں

ہم سے دیوانے کہیں ترک وفا کرتے ہیں
جان جائے کہ رہے بات نبھا دیتے ہیں

آپ دولت کے ترازو میں دلوں کو تولیں
ہم محبت سے محبت کا صلہ دیتے ہیں

تخت کیا چیز ہے اور لعل و جواہر کیا ہیں
عشق والے تو خدائی بھی لٹا دیتے ہیں

ہم نے دل دے بھی دیا، عہد وفا لے بھی لیا
آپ اب شوق سے دے لیں جو سزا دیتے ہیں

غزلیں

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

☆

دیکھا تو تھا یونہی کسی غفلت شعار نے
دیوانہ کر دیا دلِ بے اختیار نے

اے آرزو کے دھندلے خوابو! جواب دو
پھر کس کی یاد آئی تھی مجھ کو پکارنے

تجھ کو خبر نہیں، مگر اک سادہ لوح کو
برباد کر دیا ترے دو دن کے پیار نے

میں، اور تم سے ترکِ محبت کی آرزو
دیوانہ کر دیا ہے غمِ روزگار نے

اب اے دل بتا ترا کیا خیال ہے
ہم تو چلے تھے کاکل گیتی سنوارنے

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

☆

اہلِ دل اور بھی ہیں اہلِ وفا اور بھی ہیں
ایک ہم ہی نہیں دنیا سے خفا اور بھی ہیں

ہم پہ ہی ختم نہیں مسلکِ شوریدہ سری
چاکِ دل اور بھی ہیں چاکِ قبا اور بھی ہیں

کیا ہوا گر مرے یاروں کی زبانیں چپ ہیں
میرے شاہد مرے یاروں کے سوا اور بھی ہیں

سر سلامت ہے تو کیا سنگِ ملامت کی کمی
جان باقی ہے تو پیکانِ قضا اور بھی ہیں

© Copyright www.nayaab.net

منصفِ شہر کی وحدت پہ نہ حرف آ جائے
لوگ کہتے ہیں کہ اربابِ جفا اور بھی ہیں

☆

تنگ آ چکے ہیں کشمکشِ زندگی سے ہم
ٹھکرا نہ دیں جہاں کو کہیں بے دلی سے ہم

مایوسیِ مآلِ محبت نہ پوچھیے!
اپنوں سے پیش آئے ہیں بیگانگی سے ہم

لو آج ہم نے توڑ دیا رشتۂ امید
لو اب کبھی گلا نہ کریں گے کسی سے ہم

ابھریں گے ایک بار ابھی دل کے ولولے
گو دب گئے ہیں بارِ غمِ زندگی سے ہم

گر زندگی میں مل گئے پھر اتفاق سے
پوچھیں گے اپنا حال تری بے بسی سے ہم

اللہ رے فریب مشیت کہ آج تک
دنیا کے ظلم سہتے رہے خامشی سے ہم

☆

صدیوں سے انسان یہ سنتا آیا ہے
دکھ کی دھوپ کے آگے سکھ کا سایا ہے

ہم کو ان سستی خوشیوں کا لوبھ نہ دو
ہم نے سوچ سمجھ کر غم اپنایا ہے

جھوٹ تو قاتل ٹھہرا اس کا کیا رونا
سچ نے بھی انسان کا خوں بہایا ہے

پیدائش کے دن سے موت کی زد میں ہیں!
اس مقتل میں کون ہمیں لے آیا ہے

اوّل اوّل جس دل نے برباد کیا
آخر آخر وہ دل ہی کام آیا ہے

اتنے دن احسان کیا دیوانوں پر
جتنے دن لوگوں نے ساتھ نبھایا ہے

☆

بہت گھٹن ہے کوئی صورت بیاں نکلے
اگر صدا نہ اٹھے کم سے کم فغاں نکلے

فقیر شہر کے تن پہ لباس باقی ہے
امیر شہر کے ارماں ابھی کہاں نکلے

حقیقتیں ہیں سلامت تو خواب بہتیرے
ملال یہ ہے کہ کچھ خواب رائیگاں نکلے

ادھر بھی خاک اڑی ہے ادھر بھی خاک اڑی
جہاں جہاں سے بہاروں کے کارواں نکلے

☆

محبت ترک کی میں نے گریباں سی لیا میں نے
زمانے اب تو خوش ہو زہر یہ بھی پی لیا میں نے

ابھی زندہ ہوں لیکن سوچتا رہتا ہوں خلوت میں
کہ اب تک کس تمنا کے سہارے جی لیا میں نے

انہیں اپنا نہیں سکتا مگر اتنا بھی کیا کم ہے
کہ کچھ مدت حسیں خوابوں میں کھو کر جی لیا میں نے

بس اب تو دامنِ دل چھوڑ دو بے کار امیدو
بہت دکھ سہہ لیے میں نے بہت دن جی لیا میں نے

☆

میں زندہ ہوں یہ مشتہر کیجئے
مرے قاتلوں کو خبر کیجئے

زمیں سخت ہے آسماں دور ہے
بسر ہو سکے تو بسر کیجئے

ستم کے بہت سے ہیں ردعمل
ضروری نہیں چشم تر کیجئے

وہی ظلم بار دگر ہے
وہی جرم بار دگر کیجئے

© Copyright www.nayaab.net 2005 سال ﴿انتخاب از کلیات ساحر لدھیانوی﴾ انٹرنیٹ ایڈیشن دوم

قفس توڑنا بعد کی بات ہے
ابھی خواہشِ بال و پر کیجیے

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

﴿انتخاب از کلیات ساحر لدھیانوی﴾ انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال 2005 www.nayaab.net © Copyright

☆

سزا کا حال سنائیں جزا کی بات کریں
خدا ملا ہو جنہیں وہ خدا کی بات کریں

انہیں پتہ بھی چلے اور وہ خفا بھی نہ ہوں
اس احتیاط سے کیا مدعا کی بات کریں

ہمارے عہد کی تہذیب میں قبا ہی نہیں
اگر قبا ہو تو بندِ قبا کی بات کریں

ہر ایک دور کا مذہب نیا خدا لایا
کریں تو ہم بھی مگر کس خدا کی بات کریں

وفا شعار کئی ہیں، کوئی حسین بھی تو ہو
چلو پھر آج اسی بے وفا کی بات کریں

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

﴿انتخاب از کلیات ساحر لدھیانوی﴾ انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال 2005 www.nayaab.net Copyright ©

☆

خودداریوں کے خون کو ارزاں نہ کر سکے
ہم اپنے جوہروں کو نمایاں نہ کر سکے

ہو کر خراب مے ترے غم تو بھلا دیے
لیکن غمِ حیات کا درماں نہ کر سکے

ٹوٹا طلسم عہدِ محبت کچھ اس طرح
پھر آرزو کی شمع فروزاں نہ کر سکے

ہر شے قریب آ کے کشش اپنی کھو گئی
وہ بھی علاج شوق گریزاں نہ کر سکے

© Copyright www.nayaab.net 2005سال انٹرنیٹ ایڈیشن دوم ﴿انتخاب از کلیات ساحر لدھیانوی﴾

کس درجہ دل شکن تھے محبت کے حادثے
ہم زندگی میں پھر کوئی ارماں نہ کر سکے

مایوسیوں نے چھین لیے دل کے ولولے
وہ بھی نشاطِ روح کا ساماں نہ کر سکے

☆

یہ زمیں جس قدر سجائی گئی
زندگی کی تڑپ بڑھائی گئی

آئینے سے بگڑ کے بیٹھ گئے
جن کی صورت جنھیں دکھائی گئی

دشمنوں ہی سے بیر نبھ جائے
دوستوں سے تو آشنائی گئی

نسل در نسل انتظار رہا
قصر ٹوٹے نہ بے نوائی گئی

﴿انتخاب از کلیاتِ ساحر لدھیانوی﴾ انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال 2005 www.nayaab.net © Copyright

زندگی کا نصیب کیا کہیے
ایک سیتا تھی جو ستائی گئی

ہم نہ اوتار تھے نہ پیغمبر
کیوں یہ عظمت ہمیں دلائی گئی

موت پائی صلیب پر ہم نے
عمر بن باس میں بتائی گئی

ہوس نصیب نظر کو کہیں قرار نہیں
میں منتظر ہوں مگر تیرا انتظار نہیں

ہمیں سے رنگ گلستاں ہمیں سے رنگ بہار
ہمیں کو نظم گلستاں پہ اختیار نہیں

ابھی نہ چھیڑ محبت کے گیت اے مطرب
ابھی حیات کا ماحول خوشگوار نہیں

تمہارے عہد وفا کو میں عہد کیا سمجھوں
مجھے خود اپنی محبت پہ اعتبار نہیں

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

نہ جانے کتنے گلے اس میں مضطرب ہیں ندیم
وہ ایک دل جو کسی کا گلہ گذار نہیں

گریز کا نہیں قائل حیات سے لیکن!
جو سچ کہوں کہ مجھے موت ناگوار نہیں

یہ کس مقام پہ پہنچا دیا زمانے نے
کہ اب حیات پہ تیرا بھی اختیار نہیں

CyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

☆

نغمہ جو ہے تو روح میں ہے، نے میں کچھ نہیں
گر تجھ میں کچھ نہیں تو کسی شے میں کچھ نہیں

تیرے لہو کی آنچ سے گرمی ہے جسم کی!
مے کے ہزار وصف سہی مے میں کچھ نہیں

جس میں خلوصِ فکر نہ ہو وہ سخن فضول!
جس میں نہ دل شریک ہو اس لے میں کچھ نہیں

کشکولِ فن اُٹھا کے سوئے خسرواں نہ جا
اب دستِ اختیارِ جم و کے میں کچھ نہیں

☆

ہر قدم مرحلۂ دار و صلیب آج بھی ہے
جو کبھی تھا وہی انسان کا نصیب آج بھی ہے

جگمگاتے ہیں افق پر یہ ستارے لیکن
راستہ منزلِ ہستی کا مہیب آج بھی ہے

سرِ مقتل جنہیں جانا تھا وہ جا بھی پہنچے
سرِ منزل کوئی محتاط خطیب آج بھی ہے

اہلِ دانش نے جسے امرِ مسلّم جانا
اہلِ دل کے لیے وہ بات عجیب آج بھی ہے

© Copyright www.nayaab.net 2005 سال انٹرنیٹ ایڈیشن دوم ﴿انتخاب از کلیاتِ ساحر لدھیانوی﴾

یہ تیری یاد ہے یا میری اذیت کوشی
ایک نشتر سا رگِ جاں کے قریب آج بھی ہے

کون جانے یہ تیرا شاعر آشفتہ مزاج
کتنے مغرور خداؤں کا رقیب آج بھی ہے

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

☆

نفس کے لوچ میں رم ہی نہیں ، کچھ اور بھی ہے
حیات، ساغرِ سم ہی نہیں، کچھ اور بھی ہے

تری نگاہ مرے غم کی پاسدار سہی
مری نگاہ میں غم ہی نہیں، کچھ اور بھی ہے

مری ندیم محبت کی رفعتوں سے نہ گزر
بلند بامِ حرم ہی نہیں کچھ اور بھی ہے

یہ اجتناب ہے عکسِ شعورِ محبوبی
یہ احتیاطِ ستم ہی نہیں کچھ اور بھی ہے

 © Copyright www.nayaab.net

ادھر بھی ایک اچٹتی نظر کہ دنیا میں
فروغ محفلِ جم ہی نہیں کچھ اور بھی ہے

نئے جہان بسائے ہیں فکرِ آدم نے
اب اس زمیں پہ ارم ہی نہیں کچھ اور بھی ہے

☆

بھڑکا رہے ہیں آگ لبِ نغمہ گر سے ہم
خاموش کیا رہیں گے زمانے کے ڈر سے ہم

کچھ اور بڑھ گئے جو اندھیرے تو کیا ہوا
مایوس تو نہیں ہیں طلوعِ سحر سے ہم

لے دے کے اپنے پاس فقط اک نظر تو ہے
کیوں دیکھیں زندگی کو کسی کی نظر سے ہم

مانا کہ اس زمیں کو نہ گلزار کر سکے
کچھ خار کم تو کر گئے گزرے جدھر سے ہم

☆

جب کبھی ان کی توجہ میں کمی پائی گئی
از سرِ نو داستانِ شوق دہرائی گئی

بِک گئے جب تیرے لب پھر تجھ کو کیا شکوہ اگر
زندگانی بادہ و ساغر سے بہلائی گئی

اے غمِ دنیا! تجھے کیا علم تیرے واسطے
کن بہانوں سے طبیعت راہ پر لائی گئی

ہم کریں ترکِ وفا اچھا چلو یونہی سہی
اور اگر ترکِ وفا سے بھی نہ رسوائی گئی

© Copyright www.nayaab.net 2005سال انٹرنیٹ ایڈیشن دوم ﴿انتخاب از کلیات ساحر لدھیانوی﴾

کیسے کیسے چشم و عارض گردِ غم سے بجھ گئے
کیسے کیسے پیکروں کی شان زیبائی گئی

دل کی دھڑکن میں توازن آ چلا ہے خیر ہو
میری نظریں بجھ گئیں یا تیری رعنائی گئی

ان کا غم، ان کا تصور، ان کے شکوے اب کہاں
اب تو یہ باتیں بھی اے دل ہو گئیں آئی گئی!

جرأت انساں پہ گو تادیب کے پہرے رہے
فطرتِ انساں کو کب زنجیر پہنائی گئی

عرصۂ ہستی میں اب تیشہ زنوں کا دور ہے
رسم چنگیزی اٹھی، توقیر تاتاری گئی!

© Copyright www.nayaab.net 2005 سال انٹرنیٹ ایڈیشن دوم ﴿انتخاب از کلیات ساحر لدھیانوی﴾

دیکھا ہے زندگی کو کچھ اتنا قریب سے
چہرے تمام لگنے لگے ہیں عجیب سے

اے روح عصر جاگ، کہاں سو رہی ہے تو
آواز دے رہے ہیں پیمبر صلیب سے

اس رینگتی حیات کا تک اٹھائیں بار
بیمار اب الجھنے لگے ہیں طبیب سے

اس طرح زندگی نے دیا ہے ہمارا ساتھ
جیسے کوئی نباہ رہا ہو رقیب سے

© Copyright www.nayaab.net 2005 سال انٹرنیٹ ایڈیشن دوم ﴿انتخاب از کلیات ساحر لدھیانوی﴾

☆

افق کے دریچے سے کرنوں نے جھانکا
فضا تن گئی راستے مسکرائے

سمٹنے لگی نرم کہرے کی چادر!
جواں شاخساروں نے گھونگھٹ اٹھائے

پرندوں کی آواز سے کھیت چونکے
پُراسرار لے میں رہٹ گنگنائے

حسیں شبنم آلود پگڈنڈیوں سے
لپٹنے لگے سبز پیڑوں کے سائے

وہ دور ایک ٹیلے پہ آنچل سے جھلکا
تصور میں لاکھوں دیے جھلملائے

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

چند کلیاں نشاط کی چُن کر
مدتوں محوِ یاس رہتا ہوں
تیرا ملنا خوشی کی بات سہی
تجھ سے مل کر اُداس رہتا ہوں

☆

خلوت و جلوت میں تم مجھ سے ملی ہو بارہا
تم نے کیا دیکھا نہیں، میں مسکرا سکتا نہیں

میں کہ مایوسی مری فطرت میں داخل ہو چکی
جبر بھی خود پر کروں تو گنگنا سکتا نہیں

مجھ میں کیا دیکھا کہ تم الفت کا دم بھرنے لگیں
میں تو خود اپنے بھی کوئی کام آ سکتا نہیں

روح افزا ہیں جنونِ عشق کے نغمے مگر!
اب میں ان گائے ہوئے گیتوں کو گا سکتا نہیں

میں نے دیکھا ہے شکستِ سازِ الفت کا سماں
اب کسی تحریک پر بربط اٹھا سکتا نہیں

دل تمہاری شدتِ احساس سے واقف تو ہے
اپنے احساسات سے دامن چھڑا سکتا نہیں

تم مری ہو کر بھی بیگانہ پاؤ گی مجھے!
میں تمہارا ہو کے بھی تم میں سما سکتا نہیں

گائے ہیں میں نے خلوصِ دل سے بھی الفت کے گیت
اب ریا کاری سے بھی چاہوں تو گا سکتا نہیں

کس طرح تم کو بنا لوں میں شریکِ زندگی
میں تو اپنی زندگی کا بار اٹھا سکتا نہیں

یاس کی تاریکیوں میں ڈوب جانے دو مجھے
اب میں شمعِ آرزو کی لو بڑھا سکتا نہیں

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

عہد گم گشتہ کی تصویر دکھاتی کیوں ہو
ایک آوارۂ منزل کو ستاتی کیوں ہو

وہ حسیں عہد جو شرمندۂ ایفا نہ ہوا
اس حسیں عہد کا مفہوم جتاتی کیوں ہو

زندگی شعلۂ بے باک بنا لو اپنی
خود کو خاکسترِ خاموش بناتی کیوں ہو

میں تصوف کے مراحل کا نہیں ہوں قائل
میری تصویر پہ تم پھول چڑھاتی کیوں ہو

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. 2002-2006

کون کہتا ہے کہ آہیں ہیں مصائب کا علاج
جان کو اپنی عبث روگ لگاتی کیوں ہو

ایک سرکش سے محبت کی تمنا رکھ کر
خود کو آئین کے پھندوں میں پھنساتی کیوں ہو

میں سمجھتا ہوں تقدس کو تمدن کا فریب
تم رسومات کو ایمان بناتی کیوں ہو؟

جب تمہیں مجھ سے زیادہ ہے زمانے کا خیال
پھر مری یاد میں یوں اشک بہاتی کیوں ہو

تم میں ہمت ہے تو دنیا سے بغاوت کر دو
ورنہ ماں باپ جہاں کہتے ہیں شادی کر لو

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

☆

اپنے سینے سے لگائے ہوئے امید کی لاش
مدتوں زیست کو ناشاد کیا ہے میں نے

تو نے تو ایک ہی صدمے سے کیا تھا دوچار
دل کو ہر طرح سے برباد کیا ہے میں نے

جب بھی راہوں میں نظر آئے حریری ملبوس
سرد آہوں میں تجھے یاد کیا ہے میں نے

اور اب جب کہ مری روح کی پہنائی میں
ایک سنسان سی مغموم گھٹا چھائی ہے

تو دمکتے ہوئے عارض کی شعاعیں لے کر
گل شدہ شمعیں جلانے کو چلی آئی ہے

میری محبوب، یہ ہنگامہ تجدید وفا
میری افسردہ جوانی کے لیے راس نہیں

میں نے جو پھول چنے تیرے قدموں کے لیے
ان کا دھندلا سا تصور بھی مرے پاس نہیں

ایک یخ بستہ اداسی ہے دل و جاں پہ محیط
اب مری روح میں باقی ہے نہ امید نہ جوش

رہ گیا دب کے گراں بار سلاسل کے تلے
مری درماندہ جوانی کی امنگوں کا خروش

© Copyright www.nayaab.net

ریگ زاروں میں بگولوں کے سوا کچھ بھی نہیں
سایۂ ابر گریزاں سے مجھے کیا لینا

بجھ چکے ہیں مرے سینے میں محبت کے کنول
اب ترے حسن پشیماں سے مجھے کیا لینا

ترے عارض پہ یہ ڈھلکے ہوئے سیمیں آنسو
میری افسردگی غم کا مداوا تو نہیں

تیری محبوب نگاہوں کا پیام تجدید
اک تلافی ہی سہی میری تمنا تو نہیں

© Copyright www.nayaab.net 2005 سال انٹرنیٹ ایڈیشن دوم ﴿انتخاب از کلیات ساحر لدھیانوی﴾

☆

میری ناکام محبت کی کہانی مت چھیڑ
اپنی مایوس امنگوں کا فسانہ نہ سنا

زندگی تلخ سہی، زہر سہی، سم ہی سہی
درد و آزار سہی، جبر سہی، غم ہی سہی

لیکن اس درد و غم و جبر کی وسعت کو تو دیکھ
ظلم کی چھاؤں میں دم توڑتی خلقت کو تو دیکھ

اپنی مایوس امنگوں کا فسانہ نہ سنا
میری ناکام محبت کی کہانی مت چھیڑ

جلسہ گاہوں میں یہ دہشت زدہ سہمے انبوہ
راہگذاروں پہ فلاکت زدہ لوگوں کے گروہ

بھوک اور پیاس سے پژمردہ سیہ فام زمیں
تیرہ و تار مکاں، مفلس و بیمار مکیں

نوع انساں میں یہ سرمایہ و محنت کا تضاد
امن و تہذیب کے پرچم تلے قوموں کا فساد

ہر طرف آتش و آہن کا یہ سیلاب عظیم
نت نئے طرز پہ ہوتی ہوئی دنیا تقسیم

لہلاتے ہوئے کھیتوں پہ جوانی کا سماں
اور دہقان کے چھپّر میں نہ بتی نہ دھواں

© Copyright www.nayaab.net 2005 سال انٹرنیٹ ایڈیشن دوم «انتخاب از کلیات ساحر لدھیانوی»

یہ فلک بوس ملیں دل کش و سیمیں بازار
یہ غلاظت پہ جھپٹتے ہوئے بھوکے بازار

دور ساحل پہ وہ شفاف مکانوں کی قطار
سرسراتے ہوئے پردوں میں سمٹتے گلزار

در و دیوار پہ انوار کا سیلاب رواں
جیسے ایک شاعر مدہوش کے خوابوں کا جہاں

یہ سبھی کیوں ہے یہ کیا ہے مجھے کچھ سوچنے دے
کون انسان کا خدا ہے مجھے کچھ سوچنے دے

© Copyright

اپنی مایوس امنگوں کا فسانہ نہ سنا!
میری ناکام محبت کی کہانی مت چھیڑ

فن کار

میں نے جو گیت ترے پیار کی خاطر لکھے
آج ان گیتوں کو بازار میں لے آیا ہوں

آج دکان پہ نیلام اٹھے گا ان کا
تو نے جن گیتوں پہ رکھی تھی محبت کی اساس

آج چاندی کے ترازو میں تلے گی ہر چیز
میرے افکار، مری شاعری، میرا احساس

جو تری ذات سے منسوب تھے ان گیتوں کو
مفلسی جنس بنانے کو اتر آئی ہے!

© Copyright www.nayaab.net 2005 سال انٹرنیٹ ایڈیشن دوم ﴿انتخاب از کلیات ساحر لدھیانوی﴾

بھوک تیرے رخِ رنگیں کے فسانوں کے عوض
چند اشیائے ضرورت کی تمنائی ہے

دیکھ اس عرصہ گہہ محنت و سرمایہ میں
میرے نغمے بھی میرے پاس نہیں رہ سکتے

تیرے جلوے کسی زر دار کی میراث سہی
تیرے خاکے بھی مرے پاس نہیں رہ سکتے

آج ان گیتوں کو بازار میں لے آیا ہوں
میں نے جو گیت ترے پیار کی خاطر لکھے

تاج محل

تاج تیرے لیے ایک مظہر الفت ہی سہی
تجھ کو اس وادئ رنگیں سے عقیدت ہی سہی
میرے محبوب کہیں اور ملا کر مجھ سے

بزم شاہی میں غریبوں کا گزر کیا معنی
ثبت جس راہ میں ہوں سطوت شاہی کے نشاں
اس پہ الفت بھری روحوں کا سفر کیا معنی

میرے محبوب پس پردہ تشہیر وفا
تو نے سطوت کے نشانوں کو تو دیکھا ہوتا
مردہ شاہوں کے مقابر سے بہلنے والے
اپنے تاریک مکانوں کو تو دیکھا ہوتا

© Copyright www.nayaab.net 2005 سال انٹرنیٹ ایڈیشن دوم ﴿انتخاب از کلیات ساحر لدھیانوی﴾

اَن گنت لوگوں نے دنیا میں محبت کی ہے
کون کہتا ہے کہ صادق نہ تھے جذبے ان کے
لیکن ان کے لیے تشہیر کا سامان نہیں
کیونکہ وہ لوگ بھی اپنی ہی طرح مفلس تھے

یہ عمارات و مقابر یہ فصیلیں یہ حصار
مطلق الحکم شہنشاہوں کی عظمت کے ستوں
سینۂ دہر کے ناسور ہیں کہنہ ناسور
جذب ہے ان میں ترے مرے اجداد کا خون

میری محبوب! انہیں بھی تو محبت ہو گی
جن کی صناعی نے بخشی ہے اسے شکلِ جمیل
ان کے پیاروں کے مقابر رہے بے نام و نمود
آج تک ان پہ جلائی نہ کسی نے قندیل

﴿انتخاب از کلیاتِ ساحر لدھیانوی﴾ انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال 2005 www.nayaab.net Copyright ©

یہ چمن زار یہ جمنا کا کنارہ، یہ محل
یہ منقش در و دیوار یہ محراب یہ طاق
اک شہنشاہ نے دولت کا سہارا لے کر
ہم غریبوں کی محبت کا اڑایا ہے مذاق
میری محبوب! کہیں اور ملا کر مجھ سے

© Copyright www.nayaab.net 2005سال انٹرنیٹ ایڈیشن دوم ﴿انتخاب از کلیات ساحر لدھیانوی﴾

ناکامی

میں ہر چند غمِ عشق کو کھونا چاہا
غمِ الفت غمِ دنیا میں سمونا چاہا!

وہی افسانے مری سمت رواں ہیں اب تک
وہ شعلے مرے سینے میں نہاں ہیں اب تک

وہی بے سود خلش ہے مرے سینے میں ہنوز
وہی بےکار تمنائیں جواں ہیں اب تک

وہی گیسو مری راتوں پہ ہیں بکھرے بکھرے
وہی آنکھیں مری جانب نگراں ہیں اب تک

© Copyright www.nayaab.net 2005 سال انٹرنیٹ ایڈیشن دوم ﴿انتخاب از کلیاتِ ساحر لدھیانوی﴾

کثرتِ غم بھی مرے غم کا مداوا نہ ہوئی
میرے بے چین خیالوں کو سکوں مل نہ سکا

دل نے دنیا کے ہر اک درد کو اپنا تو لیا
مضمحل روح کو اندازِ جنوں مل نہ سکا

میری تخئیل کا شیرازہ برہم ہے وہی
میرے بجھتے ہوئے احساس کا عالم ہے وہی

وہی بے جاں ارادے وہی بیرنگ سوال
وہی بے روح کشاکش وہی بے چین خیال

آہ اس کش مکشِ صبح و مسا کا انجام
میں بھی ناکام مری سعیِ عمل بھی ناکام

© Copyright

متاعِ غیر

میرے خوابوں کے جھروکوں کو سجانے والی
تیرے خوابوں میں کہیں میرا گزر ہے کہ نہیں

پوچھ کر اپنی نگاہوں سے بتا دے مجھ کو
میری راتوں کے مقدر میں سحر ہے کہ نہیں

چار دن کی یہ رفاقت، جو رفاقت بھی نہیں
عمر بھر کے لیے آزار ہوئی جاتی ہے

زندگی یوں تو ہمیشہ سے پریشان سی تھی
اب تو ہر سانس گراں بار ہوئی جاتی ہے

﴿انتخاب از کلیات ساحر لدھیانوی﴾ انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال 2005 www.nayaab.net Copyright ©

میری اجڑی ہوئی نیندوں کے شبستانوں میں
تو کسی خواب کے پیکر کی طرح آئی ہے

کبھی اپنی سی، کبھی غیر نظر آئی ہے
کبھی اخلاص کی مورت کبھی ہرجائی ہے

پیار پر بس تو نہیں ہے مرا لیکن پھر بھی
تو بتا دے کہ تجھے پیار کروں یا نہ کروں

تو نے خود اپنے تبسم سے جگایا ہے جنہیں
ان تمناؤں کا اظہار کروں یا نہ کروں

﴿انتخاب از کلیات ساحر لدھیانوی﴾ انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال 2005 www.nayaab.net Copyright ©

تو کسی اور کے دامن کی کلی ہے لیکن
میری راتیں تری خوشبو سے بستی رہتی ہیں

تو کہیں بھی ہو ترے پھول سے عارض کی قسم
تیری پلکیں، مری آنکھوں میں جھکی رہتی ہیں

تیرے ہاتھوں کی حرارت ترے سانسوں کی مہک
تیرتی رہتی ہے احساس کی پہنائی میں

ڈھونڈتی رہتی ہیں تخیل کی بانہیں تجھ کو
سرد راتوں کی سلگتی ہوئی تنہائی میں

تیرا اندازِ کرم ایک حقیقت ہے مگر
یہ حقیقت بھی حقیقت کا فسانہ ہی نہ ہو

تری مانوس نگاہوں کا یہ محتاط پیام
دل کے خوں کرنے کا اک اور بہانہ ہی نہ ہو

کون جانے مرے امروز کا فردا کیا ہے
قربتیں بڑھ کے پشیمان بھی ہو جاتی ہیں

دل کے دامن سے لپٹتی ہوئی رنگیں نظریں
دیکھتے دیکھتے انجان بھی ہو جاتی ہیں

میری درماندہ جوانی کی تمناؤں کے
مضمحل خواب کی تعبیر بتا دے مجھ کو

تیرے دامن میں گلستاں بھی ہیں ویرانے بھی
میرا حاصل، مری تقدیر بتا دے مجھ کو

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

ایک تصویرِ رنگ

میں نے جس وقت تجھے پہلے پہل دیکھا تھا
تو جوانی کا کوئی خواب نظر آئی تھی!

حسن کا نغمۂ جاوید ہوئی تھی معلوم
عشق کا جذبۂ بے تاب نظر آئی تھی

اے طرب زارِ جوانی کی پریشاں تتلی
تو بھی اک بوئے گرفتار ہے معلوم نہ تھا

تیرے جلووں میں بہاریں نظر آتی تھیں مجھے
تو ستم خوردۂ ادبار ہے معلوم نہ تھا

© Copyright www.nayaab.net سال2005 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم «انتخاب از کلیات ساحر لدھیانوی»

تیرے نازک سے پروں پر یہ زر و سیم کا بوجھ
تیری پرواز کو آزاد نہ ہونے دے گا

تو نے راحت کی تمنا میں جو غم پالا ہے
وہ تری روح کو آباد نہ ہونے دے گا

تو نے سرمائے کی چھاؤں میں پنپنے کے لیے
اپنے دل، اپنی محبت کا لہو بیچا ہے

دن کی تزئین فسردہ کا اثاثہ لے کر
شوخ راتوں کی مسرت کا لہو بیچا ہے

زخم خوردہ ہیں تخیل کی اڑانیں تیری
تیرے گیتوں میں تری روح کے غم پلتے ہیں

© Copyright

سرمگیں آنکھوں میں یوں حسرتیں لو دیتی ہیں
جیسے ویران مزاروں پہ دیئے جلتے ہیں

اس سے کیا فائدہ؟ رنگین لبادوں کے تلے
روح جلتی رہے گھلتی رہے، پژمردہ رہے

ہونٹ ہنستے ہوں دکھاوے کے تبسم کے لیے
دل غم زیست سے بوجھل رہے آزردہ رہے

دل کی تسکین بھی ہے آسائش ہستی کی دلیل
زندگی صرف زر و سیم کا پیمانہ نہیں

© Copyright www.nayaab.net 2005 سال ﴿انتخاب از کلیات ساحر لدھیانوی﴾ انٹرنیٹ ایڈیشن دوم

زیست احساس بھی ہے شوق بھی ہے درد بھی ہے
صرف انفاس کی ترتیب کا افسانہ نہیں

عمر بھر رینگتے رہنے سے کہیں بہتر ہے
ایک لمحہ جو تری روح میں وسعت بھر دے

ایک لمحہ جو ترے گیت کو شوخی دے دے
ایک لمحہ جو تری لے میں مسرت بھر دے

نیا سفر ہے پرانے چراغ گل کر دو

فریب جنت فردا کے جال ٹوٹ گئے
حیات اپنی امیدوں پر شرمسار سی ہے

چمن میں جشن ورود بہار ہو بھی چکا
مگر نگاہ گل و لالہ سوگوار سی ہے

فضا میں گرم بگولوں کا رقص جاری ہے
افق پہ خون کی مینا چھلک رہی ہے ابھی

کہاں کا مہر منور کہاں کی تنویریں
کہ بام و در پہ سیاہی جھلک رہی ہے ابھی

© Copyright www.nayaab.net سال 2005 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم ﴿انتخاب از کلیات ساحر لدھیانوی﴾

فضائیں سوچ رہی ہیں کہ ابن آدم نے
خرد گنوا کے جنوں آزما کے کیا پایا

وہی شکست تمنا وہی غم ایام
نگار زیست نے سب کچھ لٹا کے کیا پایا

بھٹک کے رہ گئیں نظریں خلا کی وسعت میں
حریم شاہد رعنا کا کچھ پتہ نہ ملا

طویل راہ گزر ختم ہو گئی لیکن
ہنوز اپنی مسافت کا منتہا نہ ملا

سفر نصیب رفیقو! قدم بڑھائے چلو
پرانے راہنما لوٹ کر نہ دیکھیں گے

طلوعِ صبح سے تاروں کی موت ہوتی ہے
شبوں کے راج دلارے ادھر نہ دیکھیں گے

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

خوبصورت موڑ

چلو ایک بار پھر سے اجنبی بن جائیں ہم دونوں
نہ میں تم سے کوئی امید رکھوں دل نوازی کی
نہ تم میری طرف دیکھو غلط انداز نظروں سے
نہ میرے دل کی دھڑکن لڑکھڑائے تیری باتوں سے
نہ ظاہر ہو تمہاری کشمکش کا راز نظروں سے
تمہیں بھی کوئی الجھن روکتی ہے پیش قدمی سے
مجھے بھی لوگ کہتے ہیں کہ یہ جلوے پرائے ہیں
مرے ہمراہ بھی رسوائیاں ہیں میرے ماضی کی
تمہارے ساتھ بھی گزری ہوئی راتوں کے سائے ہیں
تعارف روگ ہو جائے تو اس کا بھولنا بہتر

تعلق بوجھ بن جائے تو اس کا توڑنا اچھا
وہ افسانہ جسے انجام تک لانا نہ ہو ممکن!
اسے ایک خوبصورت موڑ دے کر چھوڑنا اچھا
چلو ایک بار پھر سے اجنبی بن جائیں ہم دونوں

☆

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006